



## سوال

(77) ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"سنن ابی داؤد" میں ایک حدیث ہے :

"... قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَفَعَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ"

کیا اس حدیث کو ہم اس معنی پر محمول کر سکتے ہیں کہ ہر ہڈی اپنی اصلی جگہ پر لوٹ آئے سے مراد رکوع کے بعد ہاتھ باندھنا؟ (فتاویٰ الامارات: 41)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جسم کے استقرار کو برقرار رکھنا اس کی معروف کیفیت کے مطابق شرعی لحاظ سے ہر عضو کو مستقل رکھنا اپنی اصل جگہ میں۔

## فائدہ :-

ہر عمومی دلیل بہت سارے حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ لیکن اس حصہ پر عمل سلف صالحین سے ثابت نہیں ہے۔ تو لہذا اس حصہ پر عمل مشروع نہیں ہے۔ اس عام کا قاعدے سے غفلت کا باعث یہی پہلا سبب ہے۔ مسلمانوں کے درمیان بدعت کے عما ہونے کا تو اگر ہم ان بدعات پر غور کریں تو ان کے لیے دلیل تو ہمیں حدیث کے عموم سے مل جائے گی، بلکہ قرآن کریم سے بھی مل جائے گی۔

مثلاً: اذان کے شروع میں جو درود پڑھنا ہے یا جس طرح کہ قرآن کریم کی مختلف آیات پڑھنے پر مختلف دعائیں۔ ہم ان الفاظ کو بدعت کہنے میں تردد کا شکار بھی نہیں ہوتے لیکن جو حضرات یہ چیزیں پڑھتے ہیں وہ نہیں ملتے۔ بلکہ قرآن سے دلیل پیش کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا 06 ... سورة الاحزاب

اب یہ ایک عام نص سے استدلال ہے اب اس میں درود پڑھنے کا نہ وقت مقرر ہے، نہ جگہ مقرر ہے۔ اس لیے امام شاطبی فرماتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک بدعت



حقیقی: کہ جس کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ مطلق طور پر جیسے جبریہ اور مرجیہ وغیرہ کے عقائد ہیں۔ دوسری قسم ہے اضافی بدعت۔۔۔ یہ وہ بدعت ہے کہ ایک زاویہ سے اگر اس کی طرف دیکھا جائے تو اس کی بھی کوئی اصل نہیں ملتی۔

مثلاً: جیسے نمازوں کے بعد استغفار کرنا لیکن اجتماعی استغفار نماز کے بعد اس کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ ایک بدعت ہے۔

دوسری مثال: یہ بھی پہلی مثال کے ساتھ ملتی جلتی ہے۔ نفل پڑھنا مشروع ہے لیکن کوئی اگر نفل نماز کی بھی جماعت کروائے اور اس دلیل سے حجت پکڑے:

"یا اللہ علی الجماعۃ" "کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے"

یا اس دوسری حدیث سے دلیل پکڑے:

"صلاة الاثنین افضل من صلاة العراء وحده وصلاة الثلاثة اذکی عند اللہ من صلاة الاثنین"

کہ دو شخص کی نماز ایک سے افضل ہے اور تین شخص کی جماعت کی نماز دو سے افضل ہے۔ تو یہ عام اولہ سے اس طرح استدلال کرے تو جب ایک شخص ایک نص سے استدلال کرے کہ جو عام نص ہو شرعی عمل معین ثابت کرے تو بہت لچھا ہے۔ بشرط یہ کہ سنت سے بدعت کی طرف انحراف کرنے سے بچے۔ ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم دیکھیں کہ کیا سلف نے بھی ایسا کیا ہے یا نہیں؟ بہر حال آپ کا جو اصل سوال ہے اس کے حوالہ سے میں یہی کہوں گا کہ اس طرح کی احادیث کسے عموم سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے لیکن اس عموم کے مطابق سلف کا عمل ثابت نہیں ہے لیکن اس کے استنباب کا فتویٰ نہ تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی نے دیا اور نہ ہی ائمہ میں سے کسی نے دیا ہے کہ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنا سنت طریقہ ہے کہ جس طرح رکوع سے پہلے اہل السنۃ کے نزدیک ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ یہاں ایسی کوئی خاص حدیث بھی نہیں ہے کہ جس سے ثابت ہو رکوع سے پہلے اس طرح سے ہاتھ رکھنا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ البانیہ

### نماز کا بیان صفحہ: 172

### محدث فتویٰ